SURENDRANATH COLLEGE,KOLKATA

سریندر ناتھ کالج ، کولکتہ

B.A. GENERAL

بی۔ اے ۔ جنرل

SEMESTER - IV

URDG-G-LCC (2)

STUDY MATERIAL - 18

DR.BILQUIS BEGUM

Head Of Department, Urdu

SURENDRANATH COLLEGE, .

ڈاکٹر بلقیس بیگم

صدر شعبۂ اردو

سریندر ناتھ کالج، کولکتہ

ناول

☆ : ناول کی تعریف :

ناول ایک بے حد لچک دار اور بے انتہا وسیع صنف ادب ہے۔ انسانی زندگی اس کا ماحول انسانی تجربے، فلسفہ حیات، ادراک وبصیرت، محبت ونفرت، عمل وردعمل کے اعتبار سے ناول کا بھی دیگر اقدار کی طرح تبدیل ہونا ناگریز ہے۔ دنیائے ادب میں ناول انکشاف ذات وحقیقت کا ایسا سرچشمہ ہے جو اپنی وسعتوں میں زندگی کے کیف وکم کی داستان بن جاتا ہے۔

ناول انسانی زندگی کے واقعات، حادثات وسانحات کی حقیقی تصویر پیش کرنے میں پیش پیش رہا ہے۔ ویسے بھی اصناف ادب کی مکمل اور جامع تعریف ممکن نہیں لیکن مفکروں نے اپنے اپنے ادراک وفہم کے مطابق ناول کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے۔

ای۔ ایم فوسٹر نے اپنی کتاب Aspect of the Novel میں ناول کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے۔ ''ایک خاص طوالت کا نثری حصہ ناول ہے۔''

ہنری جیمس کی نظر میں ناول کی تعریف اس طرح ہے۔ ''ناول اپنی وسیع ترین تعریف میں زندگی کا شخصی اور راست اثر ہے۔''

مذکورہ دونوں تعریفوں سے ناول کی حدود متعین نہیں ہوتی۔ ایک کے نزدیک طویل قصہ ناول ہے اور دوسرے کے پاس زندگی کی حقیقی تصویر کا بیان ہے۔

ورجینا وولف نے ناول کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ ''ناول انسانوں کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ اس لیے وہ ہمارے اندر ایسے ہی احساسات ابھارتے ہیں جیسا کہ انسان حقیقی دنیا میں ابھارتے ہیں۔ ناول فن کی وہ واحد ہیئت ہے جس کی واقعیت ہم کو یقین کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ یعنی وہ حقیقی انسان کی زندگی کا بھرپور اور صداقت شعارانہ ریکارڈ پیش کرنا۔''

کلاریوز کے مطابق : ''روزمرہ آنکھوں کے سامنے ہونے والے واقعات کو مانوس اور مربوط انداز میں پیش کرنے کا نام ناول ہے۔''

فیلڈنگ نے ناول کی تعریف کچھ اس انداز میں کی ہے۔ ''ناول نثر میں ایک طربیہ کہانی ہے۔''

اسمولٹ کا کہنا ہے۔ ''ناول ایک پھیلی ہوئی بڑی تصویر ہے جس میں ایک مقررہ پلاٹ کے واضح کرنے کے لیے زندگی کے کردار مختلف جماعتوں کے ساتھ رکھ کر مختلف پہلوؤں سے دکھائے جاتے ہیں۔''

اسٹونسن کے مطابق : ''ناول ایک ایسی نقل نہیں کہ اس کا فیصلہ اصل پر رکھ کر کیا جائے بلکہ وہ زندگی کے کسی خاص پہلو یا نقطہ نظر کی وضاحت ہے اوراس کی فنا و بقا اسی وضاحت کی اہمیت پر مبنی ہے۔ایک اچھا لکھا ہوا ناول اپنے مقصد وغرض کو اپنے ہر باب ، ہر صفحے اور ہر جملے سے پکارتا اور دہراتا ہے۔''

مذکورہ تعریفیں اس دور کی ہیں جب اس فن کے حدود واضح طور پر متعین نہیں ہوئے تھے۔اس دور میں ناول پر روحانی طرز تحریر سایہ فگن تھا۔جب سائنسی اور فلسفیانہ نکتہ نظر سے ناول کو پرکھا گیا تو ناول کی مختلف تعریفیں وجود میں آئی۔

سائنسی اور فلسفیانہ طور پر انگلستان کی ایک ادیبہ کلارا ریوز نے ناول کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے۔

''ناول اس زمانے کی زندگی اور معاشرت کی سچی تصویر ہے۔جس میں وہ لکھا جائے۔''

اسی طرح انگلینڈ کا رہنے والا انگریز ناول نگار کانریڈ ناول کی تعریف کچھ اس طرح کرتا ہے۔

''ایک ناول اس کے سوا اور کیا ہے کہ ہمیں اس کے ذریعہ دوسرے انسانوں کے وجود کا یقین آجاتا ہے اوراس یقین میں اتنی شدت پیدا ہوجاتی ہے کہ ہم اسے تخیلی جامہ دے کر حقیقت سے بھی زیادہ واضح بنا دیتے ہیں۔''

اسی طرح فرانس کا نطرت زولا بھی ناول کی تعریف کچھ اس انداز میں کرتا ہے۔

''ناول خیالات انسانی کا تجزیہ ہے اوران کے مظاہر کا ایک ریکارڈ۔''

فرانسیسی مصنف فوریٹر ناول کی ہیئت وصورت سے بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ''یہ ضروری ہے کہ قصّوں کا مواد اور اُن کے کرداروں کی سیرتیں ہماری سیرتوں سے اس قدر مشابہ ہوں کہ ہم ان میں اپنے روزانہ کے ملنے والوں کو شناخت کرسکیں۔''

ای۔ایم فوسٹر کہتا ہے۔

''یہ ہوسکتا ہے کہ زندگی کے بنیادی اصول کسی منزل پر کچھ مدت کے لیے ثابت وساکت ہوجائیں مگر اس کا فن کبھی ساکت وصامت نہیں ہوسکتا۔وہ حیات انسانی کی نبض کی طرح ہر لمحہ متحرک رہے گا جس کا سلسلہ نسل درنسل بدلتا چلا گیا۔''

اس ضمن میں کہا جاسکتا ہے کہ ادبی معیار پر تخلیقات کے بعض بنیادی اصول یا نقوش ہوتے ہیں جن پر فن کار کو کاربند ہونا پڑتا ہے لیکن حقیقت برعکس ہے وہ اپنی فنی صلاحیتوں کے ذریعہ ادب پارے کو فن کی راہوں سے روشناس کراتا رہتا ہے۔

فرانسو موریاک کے قول کے مطابق :

''وہی ناول سچ مچ ناول کہلانے کا مستحق ہے جو اپنے مقررہ قوانین رکھتا ہے، اس طرح جیسے چھوٹا یا بڑا سیارہ اپنے آب و گل کی خصوصیات کی بنا پر اپنے الگ اصول وضوابط رکھتا ہے۔''

ناول کی تعریف کے حدود جکڑنا شکل ہی نہیں امر محال ہے بقول والٹر ایلن ۔

''جس شخص نے ناول کی تعریف کرنے کی کوششیں کی اُسے ناکامی کا منھ دیکھنا پڑا۔کیونکہ وقت کے سامنے سب کو ہتھیار

ڈالنا پڑتا ہے۔ناول وقت ہم کنار ہوکر چلنے والا اس کا ساتھ دینے والا اور اُسے سانچے میں ڈھالنے والا ادب پارہ ہے۔''

ناول کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے آکسفورڈ ڈکشنری میں حسب ذیل تعریف کی گئی ہے۔ (جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے)

''ناول ایک کہانی کا نثری قصہ ہے .... شاید بہت ہی مناسب تعریف جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ناول ایک طویل (یعنی کہانی سے بڑا) نثری بیانیہ، شاذونادر خیالی واقعات سے وابستہ ادب پارہ ہے۔''

ایک اور اہم ترین لغت نویس کا بیان ہے جس کا ترجمہ اس طرح ہے :

''ناول ایک خاصا طویل تخلیقی بیانیہ نثر ہے۔جو قدرے پیچیدہ ہوتا ہے۔جس میں خیالی عنصر کی کارفرمائی انسانی تجربات و محسوسات کے ساتھ ہوتی ہے اور جو کسی طبقہ کے گذشتہ سلسلہ وار واقعات کے ذخیرے سے سجاوٹ کے ساتھ منعکس کرتے ہیں۔''

ڈیوڈ سیسل ناوک کو ایک فنی کارنامہ قرار دیتا ہے جو ہم کو زندہ دنیا سے متعارف کرتا ہے۔جو دنیا ہماری دنیا سے مشابہ بھی ہو اور اپنی ایک الگ انفرادیت بھی رکھتی ہو۔اس طرح پری میک نے ناول کو زندگی کی تصویر یا زندگی کی شبیہہ قرار دیا ہے۔انھونی ٹراوپ نے نزدیک ناول ایک ایسی تصویر ہے جس میں عام زندگی کی مسرت اور غم دکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ تصویر جاندار نظر آئے۔ اس تصویر کو اگر قابل توجہ بنانا ہے تو اسے بہت وسیع اور حقیقی شبیہوں سے معمور ہونا چاہیے۔

ناول سے متعلق جو مختلف تعریفیں اور نظریئے ملتے ہیں ان سے ناول کیا ہے۔اس کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔تمام تعریفوں میں ایک بات مشترک ہے۔ناول زندگی کی سچائیوں، حقیقتوں کا ترجمان ہے۔زندگی میں تخیلاتی باتیں اور مافوق الفطرت عناصر کو جگہ نہیں۔زندگی کے مسائل اور ان سے جڑی ہوئی تمام باتیں مختلف کرداروں اور واقعات کے تان بان سے بنی جانے والی صنف ادب ہے۔

شاید اسی سے اردو کے محقق و ادیب ڈاکٹر محمد احسن فاروقی نے ناول کے تعلق سے کہا ہے۔

''ناول کچھ فنی اصول پر مبنی ہوتا ہے۔ ہر باسلیقہ ناول نگار قصہ کے بیان کرتے میں یا کردار کے ظاہر کرنے میں کسی خاص تکنیک سے کام لیتا ہے۔''

مذکورہ بالا تعریفوں کی روشنی میں اگر تجزیہ کیا جائے تو اردو میں ناول نگاروں نے ناول کی ان تمام خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے (جن کا ذکر اوپر کی تعریفوں میں آیا ہے) اپنے اپنے عہد کے اعتبار سے ناول کے مطالب سمجھے اور سمجھائے ہیں۔پروفیسر اختر اورینوی لکھتے ہیں :

''اس میں (ناول) فنکار بڑے ارضیہ (selling) پر جیتی جاگتی، گونجتی گرجتی، بولتی چالتی، ہنستی روتی، سوچتی بچارتی، چولے بدلتی، نئی نئی تماشیں بناتی اور بگاڑتی، نیرنگ سامان زندگی کی تخلیقی پیش کش کرتا ہے۔'' (تحقیق وتنقید ص ۱۲)

(1) پروفیسر وقار عظیم لکھتے ہیں:

''ناولوں کے نقادوں اور خود ناول نگاروں نے ناول کی جو متعدد تعریفیں کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ناول زندگی کی وسعتوں کا حامل ہے۔ یعنی زندگی کو اس طرح ادب کے سانچے میں ڈھالنا کہ اس کی ساری وسعتیں اور گہرائیاں اس سانچے میں سما سکیں۔ ادب کو کسی اور صنف کے ذریعہ سے ممکن نہیں سوائے ناول کے۔ (وقار عظیم داستان سے افسانے کا صفحہ ۷۲)

(2) پروفیسر محمد حسن لکھتے ہیں :

''ناول زندگی کی تصویر ہی نہیں تفسیر بھی ہے اس میں زندگی کی تمام حقیقتوں کی سچائیاں ایسے انداز میں واضح کی جاتی ہیں کہ پڑھنے والوں کو ان کا گہرا شعور ہو جائے .... ناول زندگی کی کاربن کاپی نہیں بلکہ زندگی کے ایسے تصور کا اظہار ہے جس نے ان کی سچائیوں کی عمومیت کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔'' (شب خون مارچ 96 صفحہ ۴)

(3) ناول کی تعریف کرتے ہوئے ممبر رئیس رقم طراز ہیں :

''ناول اپنی معیاری شکل میں ادب کی ایک صنف ہے اس سے ادب کی طرح اس کا طریق کار اور مقصد بھی زندگی اور اس کے حقائق کی حسن کا ترانہ ترجمانی ہے۔ ایسی ترجمانی جو نہ صرف ہمیں لطف و انبساط اور تسکین بخشے بلکہ ہمارے علم و آگہی کی حدوں کو وسیع کر کے زندگی اور فطرت کے اسرار و مسائل کو سمجھنے میں مدد دے۔'' (تلاش و توازن صفحہ ۱۴)

ان تمام بیانات کے باوجود اگر ناول کی تعریف کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے تو مختصر الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ ناول انسانی زندگی اور حالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ایک خیالی قصہ کے پیکر میں کرداروں کے ذریعہ مسائل و مباحث کا تجزیہ پیش کرتا ہے اور ہر روز نئے اور انوکھے انداز میں تجزیہ کرتا ہے وہ ایک دلچسپ دل آویز اور فن کارانہ نثری پیش کش ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆